السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل مساجد کی تزئین و آرائش پر بلا ضرورت بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے، کیا شرعا ایسا کرنا جائز ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو چیز آرائش اور تزئین میں داخل ہے مثلا دیواروں پر ٹائلیں لگانا وغیرہ یا ضرورت سے زائد لائٹنگ وغیرہ تو وہ ممنوع ہے اور جس میں راحت وسکون کا پہلو ہو تو اس کی اجازت نکلتی ہے جیسا کہ اے۔ سی وغیرہ۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں :

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ»

رواه أبو داود (449) والنسائی (689) وابن ماجة (739) وصححه الألبانی فی " صحيح أبی داود "۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ لوگوں مساجد میں باہم فخر نہ کرنے لگیں۔

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اثر میں ہے :

روى البخاري (171/1) عن ابن عَبَّاسٍ قولَه : " لَتُزَخْرِفُنَّهَا ، كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ ، وَالنَّصَارَى "۔

وهذا الأثر وصله ابن أبی شيبة فی " المصنف " (309/1) وغیرہ ، وصححه الألبانی فی تحقيق " إصلاح المساجد من البدع والعوائد " لجمال الدين القاسمی (94)، وفی " صحيح أبی داود " الكامل (347/2)۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تم مساجد کی تزئین وآرائش اسی طرح کرو گے جیسا کہ یہود ونصاری نے اپنی عبادت گاہوں کی کی ہے۔

۲۔ جب مساجد کی تزئین وآرائش جائز نہیں ہے تو اس میں فی سبیل اللہ کی مد میں خرچ بھی درست نہیں ہے۔ الموسوعة الفقهية میں ہے کہ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک مال وقف کے ساتھ مساجد کی تزئین وآرائش حرام کام ہے۔ شافعیہ کا قول بھی یہی ہے کہ مال وقف کو اس مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔

وفی " الموسوعة الفقهية " (275/11) :

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی